مسئلہ بدعت پر دیوبندیوں، وہابیوں سے 25 لاجواب سوالات

تحقیق حق

از: حضرت فقیہ عصر مولانا شاہ نصیر الدین قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ محدث بریلی
تسہیل: میثم عباس رضوی

الحمدلله الذی هدانا لهذا وما کنالنتهدی لو لا ان هدانا الله و صلی الله تعالیٰ خیر خلقه محمد و اله و اصحابه اجمعین

اما بعد فقیر حقیر عبد المصطفیٰ نصیر الدین قادری برکاتی کہتا ہے کہ لفظ بدعت جو کتابوں میں لکھا ہوتا ہے ایسا واضح ہے کہ جس نے فقہائے کرام کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہوگا وہ ضرور اس لفظ کے صحیح مفہوم سے واقف ہوگا لیکن اس پر فتن زمانہ میں دو لفظ (۱) بدعت (۲) شرک ایسے ہر کسی کی زبان پہ جاری ہیں کہ انکی مثال پہلے نہیں دیکھی ان وہابیوں، دیوبندیوں کو اسکا صحیح مطلب معلوم نہیں یا پھر یہ جان بوجھ کر بدعت اور شرک کا غلط معنی بتاتے ہیں انکی وجہ یہ ہے کہ جو مطلب ان دولفظوں (بدعت اور شرک) کا اس زمانے میں وہابیوں، دیوبندیوں نے لیا ہے وہ بالکل اس مطلب کے خلاف ہے جو فقہائے کرام وغیرہم نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ آپ دیکھیں کہ اسلام کو تیرہ سو چون (1354) سال کا عرصہ ہوا ہے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور انکے بعد غوث قطب ابدال ہمیشہ یہ حضرات یہی فرماتے رہے کہ اللہ عزوجل کے ذکر کے بعد حضور اکرم ﷺ کے ذکر کا مرتبہ ہے اور رسول اللہ کی تعظیم اور آپکی محبت تمام امت پر واجب اور مدار ایمان ہے لیکن تیرہ سو چون (1354) سال کے بعد دیوبندی وہابی فرقوں نے بدعت اور شرک کا بہت عجیب اور نرالا مطلب نکالا ہے یہ مطلب نہ ان کانوں نے کبھی سنا تھا اور نہ ان آنکھوں نے دیکھا تھا آپ دیکھیں کہ حضور اکرم ﷺ کے ذکر کا مرتبہ اللہ کے ذکر کے بعد ہے لیکن دیوبندی وہابی اسے بدعت کہتے ہیں وہ بھی محض دو وجہ سے ایک وجہ تو یہ ہے کہ جب کسی سنی بھائی نے اپنے ہاں

میلاد کروایا (جس کو دوسرے معنوں میں ذکرِ رسول ﷺ بھی کہتے ہیں) اور میلاد میں روشنی کی اس روشنی کی وجہ سے دیوبندیوں وہابیوں نے اس پر فضول خرچی ہونے کا حکم صادر کر دیا اور اگر ربیع الاول کے مہینے میں کیا تو اس کو تخصیص یعنی اس مہینے میں خاص کرنے کی وجہ سے بدعت کہا یہ دو وجوہات ہیں جنکی وجہ سے ذکرِ رسول کو حرام قرار دیا گیا رہا مسئلہ قیام میلاد کا جو کہ اصل میں تعظیم رسول ہے اس کو شرک قرار دے دیا لیکن اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم ﷺ کی عزت و ناموس کی حفاظت کرنے والا ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لیے ایک ہستی قبلہ عالم اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کو مامور فرمایا متاخرین میں ایسی ہستی دیکھنے میں نہیں آئی آپ چونکہ عاشق خدا و عزوجل مصطفیٰ ﷺ تھے دیوبندیوں، وہابیوں کی گستاخانہ تحریروں کو دیکھ کر چپ نہ رہ سکے اس لیے آپ نے ہر باطل مذہب کا رد کیا لیکن دیوبندیوں کا وہابیوں کا رد ایسا لاجواب کیا کہ اعلیٰ حضرت کی زندگی میں کسی کو اس کا جواب لکھنے کی جرات نہ ہوئی آپکے وصال کے بعد دیوبندیوں، وہابیوں نے سوچا کہ اب کوئی جواب دینے والا نہیں اور اہل سنت و جماعت پر اعتراضات شروع کر دیے جب حد سے زیادہ اعتراضات ہو گئے تو اس فقیر نے اس بات کا ارادہ کیا کہ جو شخص یا فرقہ حضور پر نور فخر موجودات سلطانِ دوسرا سرور کائنات ﷺ کی شان مبارک میں گستاخی کرے گا جب تک میری زندگی باقی ہے اس کے رد میں انشاء اللہ میرا قلم چلتا رہے گا اور ہر وہ مسئلہ جس میں ہمارے اور دیوبندیوں، وہابیوں کے درمیان اختلاف ہے۔ اسکو نہایت وضاحت سے لکھ کر مسلمانوں کے سامنے پیش کروں گا کہ جسکو دنیا دیکھے گی کہ کون حق پر ہے انشاء اللہ الغرض چند سوالات ہر اس شخص کو سامنے یہ فقیر پیش کرتا ہوں جو کہ دیوبندی وہابی خیالات رکھتا ہو اُمید ہے تسلی بخش جواب دیا جائیگا۔

سوال نمبر۱: بدعت کس کو کہتے ہیں؟

سوال نمبر۲: کیا بدعت کی ایک ہی قسم ہے یا فقہا کے نزدیک اس کی چند قسمیں [redacted] ہیں؟

سوال نمبر۳: کیا بدعت سیۂ کا کرنا ہی حرام ہے یا ہر بدعت کا یہی حکم ہے؟

سوال نمبر۴: کیا ہر وہ کام جس پر بدعت کا اطلاق ہوگا وہ حرام ہوگا یا نہیں؟

سوال نمبر۵: حدیث مبارکہ میں من سن سنة حسنة الخ (مشکوۃ شریف) کا کیا

مطلب ہے؟

سوال نمبر۶: حدیث مبارکہ کل محدث بدعۃ و کل بدعۃ ضلالۃ اور سوال نمبر ۵ کی ذکر کردہ حدیث میں کیا فرق ہے؟ اس احداث (نئے کام) سے کونسا احداث مراد ہے؟

ہر احداث (نیا کام) مراد ہے یا کوئی خاص احداث (نیا کام)؟

سوال نمبر۷: کیا ہر وہ کام جو حضور اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں نہ ہو آپکے زمانہ اقدس کے بعد نکالا جائے وہ کل محدث کے تحت میں داخل ہوگا یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

سوال نمبر۸: کیا حضور اکرم ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں ختم حدیث شریف کے بعد طلباء کو پگڑیاں پہنائی جاتی تھیں جیسے کہ آپکے مدارس میں طلبا کو ختم حدیث شریف کے بعد پگڑیاں بندھوائی جاتی ہیں یا نہیں؟

سوال نمبر۹: کیا زمانہ مبارکہ حضور اکرم ﷺ میں ختم حدیث کے بعد جبہ مبارک بھی دیا جاتا تھا؟ جیسا کہ آپ کے مدارس میں رواج ہے۔

سوال نمبر۱۰: کیا زمانہ اقدس میں حدیث شریف کے ختم ہونے پر سالانہ امتحان لیا جاتا تھا؟ جیسا کہ آپ کے مدارس میں نہایت اہتمام سے لیا جاتا ہے؟

سوال نمبر۱۱: اپنے مدرسہ میں 7 دن پڑھا کہ آٹھویں دن جمعہ کی چھٹی دینا کیا یہ طریقہ زمانہ اقدس حضور اکرم ﷺ میں بھی تھا؟

سوال نمبر۱۲: ختم حدیث شریف کے بعد آپ کے مدارس میں جو اسناد تقسیم کی جاتی ہیں کیا یہ طریقہ حضور اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں تھا یا نہیں؟

سوال نمبر۱۳: ہر سال شعبان کے مہینہ میں جلسہ کرنا اور علما کو جمع کرنا یہ طریقہ جلسے وغیرہ کا خاص سرکار مدینہ درود شریف کے زمانہ مبارک میں تھا یا نہیں؟

سوال نمبر۱۴: نکاح کے لیے خاص دن مقرر کرنا، تاریخ مقرر کرنا، اور خطوط بھیج کر لوگوں کو بلانا کیا یہ طریقہ زمانہ نبوی درود شریف میں تھا یا نہیں؟ اور ایسی سنت جس میں بدعت شامل ہو جائے اسکا کیا حکم ہے؟

سوال نمبر۱۵: علماء کے آنے پر بڑے بڑے اخبارات اور اشتہارات شائع کرنا اور

ان میں "حد سے زیادہ بڑھا کر" علماء کے القاب لکھنا کیا یہ باتیں ان پابندیوں اور اہتمام سے زمانہ نبوی میں تھیں یا نہیں؟ اگر تھیں تو ثبوت دیجیے کیونکہ آپ صاحبان کا دعویٰ ہے کہ ہم وہی کام کرتے ہیں جو زمانہ مبارک میں ہوا ہو اور ہم بغیر سنت کے قدم نہیں اٹھاتے اگر یہ باتیں زمانہ اقدس میں نہ تھیں اور بعد میں نکالی گئی ہیں تو فرمایئے کہ یہ طریقے آپ کے اس استدلال کل محدث بدعت کے تحت میں داخل ہوئے یا نہیں؟ اس دعوے سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ کے یہ جتنے کام جو اوپر بیان ہو چکے ہیں کل محدث بدعة کے تحت میں داخل ہیں اسکے باوجود ان کو کرنا جنکی اصل کسی زمانہ میں بھی موجود نہیں تھی بدعت ضلالۃ ہے یا نہیں اور اگر ان کاموں کا حدیث شریف میں استثنا ہو تو وہ فرما دیجیے اور اگر بعض داخل اور بعض خارج ہیں تو پھر اہل سنت و جماعت کے ہر کام پر آپ کا اس حدیث شریف کو پیش کر دینا درست ہے یا نہیں۔

سوال نمبر ۱۶: آپ (دیوبندی وہابی) کہتے ہیں کہ جو کام زمانہ نبوی میں جیسے تھا ویسے ہی کرنا چاہے اسکو نئے اور مخصوص طریقے سے کرنا ناجائز ہے چنانچہ میلاد شریف اسکے باوجود کہ اس کی اصل زمانہ اقدس میں موجود تھی مگر مخصوص نہ تھی آپ نے اسکے باوجود کہ اللہ کے ذکر کے بعد ذکرِ رسول کا درجہ ہے بہت کم امور کی وجہ سے اس کو ناجائز کر دیا جن امور کی وجہ سے اسے ناجائز کیا وہ یہ ہیں۔ (۱) وقت مخصوص کرنا (۲) فرش وغیرہ بچھانا (۳) ہار اور پھول لا کر مجلس میں رکھنا (۴) محفل میلاد میں روشنی کرنا (۵) لڑکوں کا نعتیں پڑھنا (۶) یہ وہ کام ہیں جنکی وجہ سے محفل میلاد کو حرام کہا گیا حتیٰ کہ یہاں تک بے ادبی کی کہ اس کو کنھیا (ہندو) کے جنم دن منانے کی طرح کہا حالانکہ (دیوبندی، وہابی) اس سے زیادہ کاموں کو مخصوص کر کے انجام دیتے ہیں مثال کے طور پر آپ دیکھیں کہ علم زمانہ نبوی ﷺ سید پڑھنے یا پڑھانے کا کوئی خاص طریقہ مقرر نہیں تھا لیکن دیوبندیوں نے اس علم کو اتنی قیدیوں میں مقید کیا کہ چار دیواریاں پکی بنوانا جس میں لاکھوں روپیہ خرچ ہوتا ہے جو بالکل سراسر فضول خرچی ہے اسکے اندر چند کمرے بنوانا اس میں قالین وغیرہ بچھانا پھر چند مولویوں کو چند جمع کر کے اس میں پڑھانے کے لیے مقرر کرنا پھر اسکو کسی زمانے کے مخصوص کرنا صبح مثلاً ۱۰ بجے سے لے کر ۲ بجے سے شام تک پڑھانا۔ غرض یہ ساری باتیں آپ نے اس علم کیساتھ مخصوص کی ہیں یہ زمانہ حضور اقدس میں انہیں پابندیوں اور اہتمام کے ساتھ تھیں یا

نہیں؟ لہٰذا یہ پابندیاں اور اہتمام آپکے نزدیک بدعت ہوئیں یا نہیں؟ ظاہر ہے کہ یہ پابندیاں آپکے قاعدے کے مطابق سخت بدعت ہوئیں اور بدعت کرنا آپکے نزدیک حرام ہے یا نہیں؟ تو فرمائیے کہ آپ کے مدارس بدعت ہوئے یا نہیں؟ اگر یہ پابندیاں اور اہتمام آپکے مدارس میں جائز ہیں تو میلاد شریف ان امور کی وجہ سے کیوں ناجائز اور حرام ہے؟ ان دونوں میں فرق اور وجہ ترجیح تفصیل سے بیان کریں۔

سوال نمبر ۱۷: جب کوئی آپ پر اعتراض کرتا ہے تو اسکے جواب میں آپکا آخری جواب یہ ہوتا ہے کہ ہم ان باتوں کو عادتاً کرتے ہیں اور تم میلاد شریف عبادتاً کرتے ہو لہٰذا ہمارے کام جائز اور تمہارے ناجائز ہیں لہٰذا اپکے اس جواب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ جواب محض مسلمانوں کو دکھانے کے لیے گڑھا گیا ہے کہ مسلمانوں پر یہ بات ثابت نہ ہو کہ دیوبندی وہابی لاجواب ہوگئے ہیں تمہارے اس جواب پر چند اعتراضات لازم آتے ہیں پہلا تو یہ کہ اس جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک جو کام عادتاً کیا جائے اگرچہ وہ شریعت میں منع ہو تب بھی اسکا کرنا جائز ہے لہٰذا اگر کوئی شخص زُنار (یعنی وہ دھاگا جو ہندو گلے اور بغل کے درمیان ڈالے رہتے ہیں) پہنے اور آپ سے فتوٰی طلب کرے کہ میں ان چیزوں کو عادتاً کرتا ہوں میرے لیے جائز ہے یا نہیں؟ تو آپ اس کو جائز کہیں گے؟ اگر آپ کے نزدیک یہ کام بصورت فتوٰی جائز ہوسکتے ہیں تب تو پھر ایک اور نئی شریعت بنانی پڑے گی اور پہلے علماء کے تمام فتاوٰی جات آپ کو دریا میں پھینکنے پڑیں گے چنانچہ آپ نے ایک نئی شریعت اور نیا دین تعظیم رسول اکرم ﷺ کے خلاف کھینچ تان کر نکال ہی لیا کیونکہ جن کی تعظیم تمام انبیا اور رُسل اور ملائکہ حتیٰ کہ تمام کائنات نے کی تھی ان کی تعظیم تو آپ کے نزدیک فضول کام ہے اور جو کام شریعت میں منع ہو پھر اسکو عادتاً کرنا کیسے جائز ہے؟ اس واسطے کہ جیسی پکڑ عبادت میں ہے ویسی ہی عادت میں بھی ہے دوسری بات یہ کہ حدیث کل محدث بدعة (ہر نیا کام بدعت ہے) کا مطلب عام ہے اس میں تمام نئے کام (خواہ وہ عادتاً ہوں یا عبادتاً) شامل ہیں حدیث پاک جو کہ واضح ہو اس میں اپنی رائے سے پابندی لگانا باطل ہے تیسری بات یہ کہ اگر آپ کہیں کہ اسکے برعکس عبادت اور عادت میں یہ فرق ہے کہ عبادت میں ثواب ہوتا ہے جبکہ اسکے برعکس عادت میں ثواب نہیں ہوتا تو مجھے بتائیے کہ اگر کوئی آدمی اپنے بچوں کے کانوں میں کوئی زیور پہنا دے اور کہے کہ میں عادتاً اسکو

پہناتا ہوں تو کیا اسکا یہ کام آپکے نزدیک جائز ہوگا؟ چوتھی بات یہ کہ اگر آپ کی مراد عادت اور عبادت سے یہ ہے کہ ان کاموں کو ہم رسما کرتے ہیں تو جواب دیجیے کہ آپکے بیان سے کیا رسموں کا کرنا یا ان کی پیروی کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ حالانکہ آپ کی کتابوں میں رسموں کا کرنا اور انکی پیروی کرنا بالکل ناجائز اور حرام ہے پھر یہاں کیوں ان رسموں کا کرنا یا ان کی پیروی جائز ہوئی؟ اگر آپ اسکا جواب یوں دوں کہ ہمارے یہاں رسوم جاہلیت کا کرنا اور انکی پیروی کرنی منع ہے بزرگوں کی رسم کی پیروی کرنا ہمارے یہاں منع نہیں ان کاموں میں ہم رسم بزرگان کی پیروی کرتے ہیں۔ حالانکہ کسی کام میں پابندی اور اہتمام بدعت ہے اسکے باوجود رسم صالحین پابندیوں اور اہتمام کے باوجود درست ہے تو بتایئے کہ میلاد شریف (جو کہ اصل میں ذکر رسول ﷺ ہے اس سے زائد کون سا کار خیر ہے اور کونسی رسم صالحین ہوسکتی ہے جس پر تمام حرمین شریفین کے علماء اور تمام امت متفق ہے) کو کیوں حرام کردیا؟ آپ کے نزدیک تلک ہندو کی برسی میں شامل ہونا (جو کہ اللہ و رسول اور دین اسلام کا بدترین دشمن تھا) اور ہندوؤں کے لیڈروں کی دہلی کی جامع مسجد کے ممبروں پر چڑھ کر تعریفیں کرنا جائز ہے اور میلاد رسول آپکے نزدیک ایک فضول کام ہے (نعوذ باللہ) یہ فقیر کہتا ہے کہ جو مولوی صاحبان دین فروش ہیں ایسے علماء کا مسلمانوں کو خطاب سننا اور انکی پیروی کرنی حرام ہے ایسے ہی ہر اس عالم کا ذکر ہے جو کسی کافر سے ملے۔

سوال نمبر۱۸: آپ (دیوبندی و وہابی) کہتے ہیں کہ یہ کام عادتاً جائز اور عبادتاً ناجائز ہیں کسی خاص مہینے یا تاریخوں میں کوئی کام کرنا بدعت ہے چنانچہ میلاد شریف کو آپ نے صرف ربیع الاول کے مہینے میں کرنے کی وجہ سے ناجائز قرار دیا اور جس شخص نے اس میں اپنی ذاتی کمائی کے چند روپے خرچ کیے اس پر آپ نے فضول خرچی کا حکم دے دیا لہٰذا یہ دوسری وجہ ہے اسکے حرام ہونے کی حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ دیوبندی اس سے زیادہ پابندی اور اہتمام سے فضول خرچی کرتے ہیں مگر وہ تمام کام یا تو مستحب تصور کرتے ہیں یا فعل مسنون جن کو پابندی سے کرلے کئی سال گذر گئے یہ فقیر انکو آپ کے سامنے پیش کرتا ہے ملاحظہ ہے شعبان کے مہینے میں جلسہ کرنا اور طلباء کے لیے جو چندہ مانگا جاتا ہے اس چندے سے بڑے بڑے اشتہارات چھپوانا جس میں ہزاروں روپیہ فضول خرچ ہوتا ہے ان پیسوں سے جلسہ میں کرایہ کی کرسیاں لا کر ڈالنا بڑے بڑے شامیانے لگانا لوگوں کو دکھانے کے لیے

اعلیٰ فرش بچھانا بجلی کی روشنی کرانا اب آپ ہی بتائیں کہ یہ پابندیاں اور اہتمام ہیں یا نہیں؟ اور یہ سب فضول خرچی ہیں یا نہیں؟ اور یہ بدعات ہیں یا نہیں؟ اب ملاحظہ کریں کہ وہ چندہ جو طلبا کا حق ہے اس سے علماء کو سفر کے لیے پیسے دینا اور علماء کا اس خرچ کو لینا جائز ہے یا نہیں؟ نیز یہ بھی بتائیں کہ مانگا کسی اور کام کے لیے جائے اور خرچ کہیں کیا جائے کیا یہ خدا کی مخلوق کے سامنے جھوٹ بول کر لینا ہے یا نہیں؟ بتایئے کہ دیوبندیوں وہابیوں کے جلسوں میں ایسے ناجائز کام جمع ہیں مگر، ہمیشہ ان کو نہایت اہتمام سے کیا جاتا ہے ان کے جلسوں میں سب پابندیاں اور اہتمام مستحب ہیں لیکن میلاد شریف میں ایک پابندی بھی آپ کے نزدیک اسقدر حرام ہے کہ اسکی مثال کم ہی ملتی ہے اپنے جلسوں اور محافل میلاد میں وجہ فرق بتایئے۔

سوال نمبر۱۹: حدیث شریف پڑھا ذکر رسول ہے یا نہیں؟ اگر آپ کے نزدیک یہ بھی ذکر رسول ہے تو بتایئے کہ اسکے لیے اہتمام کرنا فرش بچھانا جگہ صاف کرانا خاص کمرے مخصوص کرنا (جنکو دار الحدیث کہتے ہیں) حرام ہے یا نہیں؟ اگر یہ اہتمامات اس ذکر رسول میں کرنا حرام نہیں تو فرمایئے کہ میلاد شریف آپ کے نزدیک اہتمام سے کرنا کیوں حرام ہوا وجہ فرق بتایئے۔

سوال نمبر۲۰: حدیث شریف پڑھانا ذکر رسول ﷺ ہے یا نہیں اسکو آپ صاحبان عبادتاً کرتے ہیں یا عادتاً؟ اگر آپ نے اسکو عادتاً کیا اور اس سے آپ کو ثواب مطلوب نہیں تھا تب بھی بتایئے اور اگر آپ نے اس فعل کو ثواب کی نیت سے کیا تو معلوم ہوا کہ آپ بھی ذکر رسول ﷺ بغرض ثواب کرتے ہیں تب تو یہ عبادت میں شامل ہوا پوچھنا یہ ہے کہ اگر کسی نے میلاد شریف بغرض ثواب کیا تو وہ کیوں عبادت میں شامل ہو کر حرام ہو گیا؟ اور حدیث شریف بھی ذکر رسول ﷺ ہے یہ بطور عبادت کیوں جائز کر لیا گیا ہے؟

سوال نمبر۲۱: آپ (دیوبندی، وہابی) صاحبان سے جب یہ سوال کیا جاتا ہے کہ مدارس میں خرچ کیوں کرتے ہو یہ فضول خرچی نہیں ہے؟ تو آپ اسکا جواب دیتے ہیں کہ یہ دین کا کام ہے اس لیے نیک کام میں خرچ کرتے ہیں ثواب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ذکر رسول ﷺ آپکے نزدیک دنیا کا کام ہے اور فضول کام ہے؟ کہ جس میں ایک پیسہ بھی خرچ کرنا فضول خرچی ہے اس کام کو کیا الفاظ دیئے جائیں۔

سوال نمبر۲۲: سوئم کہلواتے اور چالیسویں کے کھانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

کیا آپ جیسے علماء کو جو "صاحی بدعت" ہیں اسکا کھانا جائز ہے؟ اور غربا کو اسکا کھانا حرام ہے؟ یہ سوال یوں پیدا ہوا کہ اس فقیر نے بچشم خود سوئم اور چالیسویں کا کھانا (انکو) کھاتے دیکھا ہے جس کا کھانا اغنیاء کو بالکل حرام ہے تفصیلی جواب دیں۔

سوال نمبر۲۳: کیا تعویذ گنڈوں کے بہانے سے لوگوں سے روپیہ لینا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر۲۴: جب انبیاء علیہم السلام کو باری تعالیٰ مخلوقات پر بھیجتا ہے تو اس وقت حق تعالیٰ کی طرف سے انبیاء علیہم السلام کو کوئی صلاحیت اور قابلیت ایسی عطا فرمائی جاتی ہے جس سے وہ علوم اور حقائق بغیر فرشتوں کے دریافت کر سکتے ہیں یا نہیں؟ یا انبیاء علیہم السلام فرشتوں کے رحم پر چھوڑے جاتے ہیں کہ اگر فرشتے ان کے کان میں کچھ کہہ دیں تب تو ان کو خبر ہو جاتی ہے اور بغیر فرشتوں کے بالکل بے خبر اور ہر علم سے مبرا ہوتے ہیں جیسا کہ آپ کے عقائد سے بالکل واضح ہے۔

سوال نمبر۲۵: خاص کر شعبان کے مہینے میں جلسے معہ اہتمام اور پگڑیاں وغیرہ بندھوانا یہ تمام افعال آپ صاحبان کے فعل مباح ہیں یا مستحب یا واجب؟ اگر مستحب یا واجب ہیں تو دلیل دیجیے اور اگر فعل مباح ہیں تو ان افعال کو ہر سال التزام سے کرنا سنت یا واجب ہونے کا شبہ ڈالتا ہے یا نہیں؟ لہٰذا ان کا چھوڑنا لازم ہے یا نہیں امید ہے کہ 25 سوالوں کا جواب تفصیل سے تحریر فرمائینگے۔

مشہور وہابی مولوی ابو بکر غزنوی کی وہابیوں کو نصیحت

موحد ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آدمی بے مہار ہو جائے اور رسیاں تڑا بیٹھے، بے ادب اور گستاخ ہو جائے اہل اللہ کی شان میں گستاخیاں کرے محسنوں کا گریباں پھاڑے اور سمجھے کہ میں توحید کے تقاضے پورے کر رہا ہوں۔

(جماعت اہلحدیث سے خطاب صفحہ۱۲ مطبوعہ انجمن تقویۃ الاسلام 4 شیش محل روڈ لاہور)